سوال نمبر 2:

سفارت کاری مدبرانہ سیاست کا اہم حصہ ہے؟ تفصیل سے بتائیں کہ حضورؐ کی زندگی سفارت کاروں کیلئے بہترین نمونہ ہے؟

تعارف

سفیر اور خارجی پالیسی سے مراد ریاست اور حکومت ہے۔ ان کا بنیادی مقصد دو ریاستوں درمیان ایک تعلق قائم کرنا اور مذکورہ اصول اور قوانین کی پاسداری کرنا ہے۔ اسلام میں سفیر کا کام اللہ کے دین کا غلبہ الٰہی حاکمیت کو قائم کرنا ہے۔ اس سلسلہ میں حضورؐ کی زندگی بطور سفیر ہمارے لیے ایک عملی نمونہ ہے۔ اس دنیا میں کوئی بھی ایسا پہلو نہیں جس میں حضورؐ نے ہمیں تعلیمات نہ دی ہوں۔ آپؐ کی زندگی ہمہ تن قرآن تھی۔ ایک معروف کتاب The 100 میں مائیکل ہارٹ نے حضورؐ کو ایک بہترین انسان کے طور پر پیش کیا ہے۔ اس میں بیان کیا گیا ہے کہ حضورؐ نے نہ صرف دینی بلکہ دنیاوی معاملات میں حضورؐ نے تمام انسانیت کی رہنمائی کی ہے۔ رسولؐ کی سفارت کاری اور خارجہ پالیسی جو کہ ڈاکٹر حسین بانو کی تحریر ہے اس میں حضورؐ کی سفارت کاری اور خارجہ پالیسی کی خصوصیات کو بہترین طریقے سے بیان کرتے ہوئے ایک عملی نمونے کی طرح پیش کیا ہے۔ آپؐ کی زندگی میں نبوت سے پہلے بعد نبوت کے بعد اور ہجرت دوران بھی بطور سفیر کی خدمات انجام دی گئی ہیں۔ کیونکہ سفارت کو مدبرانہ سیاست کا اہم حصہ بیان کرتی ہے جس اگر کسی کو اسلام کی دعوت دی جائے اور وہ قبول نہ کرے تو اس صورت میں بھی اس ملک کے ساتھ coexist کرنے کیلئے سفارتی تعلقات کا استوار کرنا بہت ضروری ہے اور ان تعلقات میں سفیر بطور Bridge کے کام سرانجام دیتا ہے جیسے حضورؐ نے کیا۔

لقد کان لکم رسول اللہ اسوۃ حسنۃ (الاحزاب)

تمہارے لیے حضورؐ کی زندگی بہترین نمونہ ہے

سفارت کاری مدبرانہ ریاست کا اہم حصہ

سفارت عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مادہ س ف ر ہے۔ یہ لفظ **سفر** سے مشتق ہے۔ اس کا فعل باب **نصر ینصر** اور **ضرب یضرب ہے** جس کے معنی ہیں سفر کیلئے نکلنا، صاف کرنا، روشن کرنا، نقاب ہٹانا ہے۔ اس سے مراد ہے **دو قوموں کے مابین صلح کرنا**۔ یوں انگریزی زبان میں سفیر کو Ambassador اور سفارت کو Diplomacy کہتے ہیں۔ آج کے Multipolar دنیا میں جس میں کسی بھی ملک کی بقا Isolation میں نہیں ہو سکتی ہے۔ یوں اس کو دوسرے ممالک کے ساتھ بہترین تعلقات استوار کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ ان تعلقات کی بنیادی جز ثقافتی معاشرتی اور تجارتی راہ ہموار کرتا ہے اس مقصد کیلئے سفارت ریاست کا اہم جز ہے۔

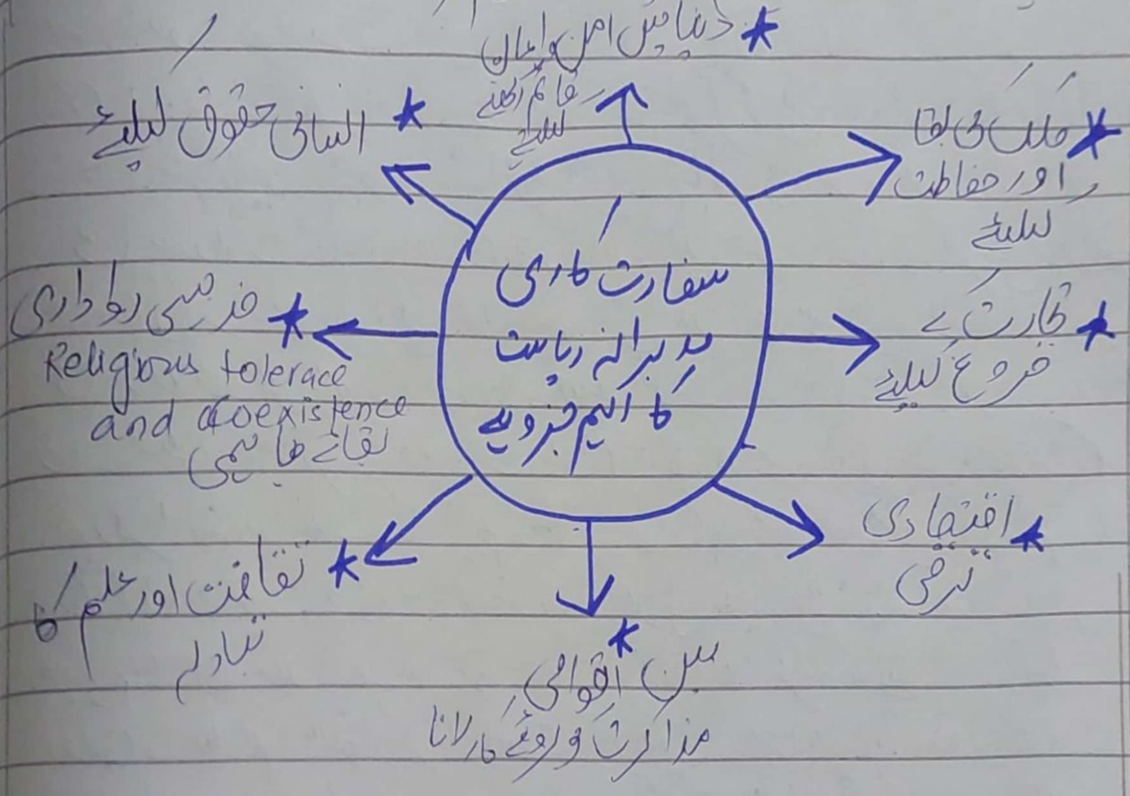

سفیر کی خوبیاں

1. فصیح زبان
2. معاشی اور معاشرتی حالات پر نظر
3. ذہین و فطین
4. جغرافیائی علم
5. افہام و تفہیم سے امن کا معاہدہ کرتا ہو
6. حسن سلوک
7. صادق امین وعدے کی پاسداری کرنے والا
8. فوجی انتظام کا جائزہ لینے کی خصوصی صلاحیت
9. معاملہ فہم
10. ہم درد اور نرم مزاج
11. حاضر جواب

حضورؐ کی زندگی بطور سفیر

حضورؐ کی زندگی دو طرح سے سفیر کی خدمات سرانجام دیتے رہے

(i) اللہ کا سفیر (ii) ریاست کا سفیر

خطبہ حجۃ الوداع :-

حضورؐ نے خطبہ حجۃ الوداع میں عوام سے مخاطب ہو کر تین بار یہ سوال کیا۔ کہ میں نے تم تک خدا کا پیغام نہیں پہنچایا جس پر لوگوں نے "ہاں ہیں" جواب دیا کیوں آپؐ کی پوری زندگی بطور خدا کے سفیر گزری یہ آپؐ کی زندگی میں سفیر کی ایک اہم خوبی ہو سکتی ہے وہ اللہ کا سفیر تھا اور ریاست کا سفیر جس میں آپؐ نے رقم دی، حسن سلوک اور

اور معاملہ فہمی سے لوگوں کو دین کی طرف مائل کیا

تم میں سب سے بہتر وہ ہے جس کے اخلاق بہترین ہیں (الحدیث)

ہمدردی، رحم دلی اور نرمی مزاجی کے بارے میں قرآن مجید میں حکم ہے۔

لا یرحم ولا یرحم (القرآن)

جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا

تمام مسلمین کو اللہ کے دین کو پھیلانے والا اور رحم دل، اور حسن سلوک کا مالک ہونا ہے

حلف فضول (وعدے کی پاسداری کرنے والا اور حاضر جواب)

زمانہ جاہلیت میں لوگ حرمت والے مہینوں میں جنگ کرتے تھے۔ اس دور میں نبوت سے پہلے آپ ﷺ نے حرب فجار کے خاتمے کے لئے حلف فضول کیا اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس کے عوض مجھے سرخ اونٹ میں دیا جاتا تو میں نا پسند کرتا۔

ہجرت حبشہ (فصیح اللسان، جعفر الحی جعفر افہامی، علم معاشی اور معاشرتی حالات کا جائزہ)

آپ ﷺ نے مسلمانوں کو ہجرت حبشہ کی تلقین کی کیونکہ مشرکین مسلمانوں کی زندگی کا دائرہ تنگ کر رکھا تھا۔ یوں آپ ﷺ نے حبشہ کے بادشاہوں کو خط لکھا کہ مسلمانوں کو امن اور حفظ کے ساتھ پناہ دی جائے۔

بیعت عقبہ اولیٰ اور بیعت عقبہ ثانی

بیعت عقبہ میں آپ نے لوگوں کو convince کر کے اس نے بیعت کی اور دوسری بیعت میں آپ ﷺ نے حضرت مصعب بن

عمیر اور حضرت عبداللہ ام مکتوم کو واپس مدینہ بھیج کر ایک مثال قائم کر دی۔ اور لوگوں کو اپنی صفات سے جیت لیا۔ آپ کا ارشاد ہے کہ

وہ ہم میں سے نہیں جو وعدہ خلافی کرے

(الحدیث)

مدینہ میں ہجرت اور سفارت کاری

مدینہ میں ہجرت کے بعد آپ نے فلاحی ریاست کا قیام کیا اور لوگوں کے لئے بطور اللہ کا سفیر اور لوگوں کے سفیر کے طور پر ایک عملی مثال قائم۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کو (i) ایک مرکزی جگہ محفوظ ہوئی مسلمانوں کے لئے (ii) اسلام کی اشاعت تیز ہوئی (iii) مسلمان متحد اور مضبوط ہو (iv) ایک امن والا شہر قائم ہو گیا۔ (v) لوگوں کو ان کے حقوق ملنے لگے۔ (vi) منفرد ریاست کا وجود ہوا۔ (vii) نئے اسلام اقدامات لاگو ہوئے

صلح حدیبیہ

میثاق مدینہ

میثاق مدینہ ایک بہت اہم اہمیت کا حامل ہے اسلام کی تاریخ میں۔ میثاق کے مدینہ کے باعث مدینہ میں ایک معاہدہ ہوا کہ انصار جو مدینہ کے مقیم لوگ تھے اور مہاجرین آپس میں بھائی بھائی بن گئے۔

مختلف قبائل جو بار بار چھوٹی چھوٹی باتوں پر جنگ کرتے رہا کرتے تھے آپ کے بطور سفیر ایک جگہ متحد ہو گئے۔ اور یوں وہ ایک امن والا شہر بن۔ یوں ایک مثال قائم ہوئی کہ شہر کو امن کا بول بالا ہونا چاہئے

واللہ لا یحب فساد (القرآن)

اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں کرتا

صلح حدیبیہ -

صلح حدیبیہ کو تجزیہ کاروں نے انتہائی تاریخ ساز فتح کہا جاتا ہے - اور اس میں ماہر تجزیہ کاروں کو زیادہ فائدے ہوتے نظر آرہے تھے کہ جس نے longrun میں مسلمانوں کو بہت فائدہ مند ثابت ہوئے

بادشاہوں کو خطوط

آپ ﷺ نے بطور سفارت کار بہت سارے بادشاہوں کو خط لکھے جو کہ اس بات کا ضامن ہے کہ سفیر ہمیشہ لوگوں کو ایک لڑی میں پرونے کی کوشش میں رہتا ہے تاکہ امن کا بول بالا ہو اور اس کو آپ نے ایک چاندی کی مہر بھی بنائی کہ خطوط ایک طرح سے تحریری contract کے طور پر محفوظ ہیں -

سفارت کاروں کے حقوق -

آپ ﷺ نے سفارت کاروں کے حقوق بھی بیان کیے -

- ان کی حفاظت ریاست کی ذمہ داری ہے -
- کسی سفیر کو کوئی اذیت نہ دی جائے گی
- سفیر کے قیام و طعام کا انتظام ریاست کی ذمہ داری ہے
- سفیر کو خود موصول اور روانہ کرتے تھے -
- آپ ﷺ سفیروں کو تحائف بھی دیتے تھے
- سفیر کے معاملے اور ہر معاملے رائج کردہ قوانین کی پاسداری لازمی ہوگی -

ماحصل:

آپ ﷺ بطور سفیر ایک عملی نمونہ ہیں - آپ نے کئی مثالیں قائم کیں - امن و سلامتی کا علم دیا، وعدہ کو پورا کرنے، رحم دلی، صبر و تحمل کی، صلح الانسانی اور معافی اور صلح حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے اللہ کے بتائے قانون کے مطابق فیصلے